پر قرآن وحدیث کی تعلیمات کے ساتھ فقہ سے بھی بھرپور استفادہ کی کوشش کی گئی ہے۔ امید ہے یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک جامع کتاب ہوگی۔

راقم کی کتاب 'معروف ومنکر' کو اللہ تعالےٰ نے مقبولیت سے نوازا۔ ابھی حال میں ایک صاحب علم نے جنھوں نے اس کتاب کو دیکھا اور اپنی تحقیق میں اس کے بعض مباحث سے فائدہ اٹھایا، فرمایا کہ اس کتاب کا علماء کے حلقہ میں جس قدر چرچا ہونا چاہیئے تھا نہیں ہوا۔ میرے خیال میں اس کی ایک وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ کتاب ہمارے ملک میں علماء کرام کی خدمت میں نہ پہونچی ہو۔ اس سے ہٹ کر جن حلقوں میں یہ کتاب پہونچی قدر کی نگاہ سے دیکھی گئی۔ بعض مضامین اور مقالات کو دیکھ کر احساس ہوتا ہے اس کتاب سے پورا مواد حاصل کیا گیا ہے۔ کسی نے اس کا حوالہ دیا ہے اور کسی نے، اللہ جزائے خیر دے، اس کی ضرورت نہیں سمجھی کہ ایک طالب علم کی کتاب کا حوالہ دیا جائے۔

اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی نے شائع کیا ہے۔ پاکستان سے بھی یہ مستقل چھپ رہی ہے۔ اس کے عربی، انگریزی، ہندی اور تامل ترجمے بہت پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے ترکی ترجمہ کی اطلاع تو تھی، چند ماہ قبل برادر مکرم ڈاکٹر محمد اجمل اصلاحی نے اس کا ایک نسخہ فراہم کیا، ترکی ترجمہ عربی ترجمہ سے ہوا ہے۔ ترجمہ کے بارے میں کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ البتہ بہت صاف اور واضح چھپا ہے۔

'انسان اور اس کے مسائل' میری بہت پرانی کتاب ہے۔ عقلی انداز میں اسلام کے تعارف کے لیے اسے مفید سمجھا گیا۔ اب تک اس کے کئی ایڈیشن ہندوستان اور پاکستان سے شائع ہو چکے ہیں۔ اس کا چھٹا صاف ستھرا ایڈیشن مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی سے شائع ہوا ہے۔ اس ایڈیشن کو نظر ثانی کے بعد مزید بہتر بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کا ہندی ترجمہ ہو چکا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت کا جلد سر وسامان پیدا کرے۔

'اسلام کی دعوت' میں نے دعوتی اور تربیتی مقاصد کے تحت لکھی ہے۔ اس میں دعوت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس کے لیے مطلوبہ صفات کا تذکرہ ہے اور اس کام کے لیے نظم اجتماعی کی اہمیت اور اس کے تقاضوں کو نمایاں کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اپنے سادہ اور مؤثر انداز بیان کی وجہ سے، خدا کا شکر ہے، کافی پڑھی

جاتی ہے۔ ابھی حال ہی میں اس کا چوتھا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔ اس کا عربی ترجمہ اشاعت کا منتظر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی سبیل فرمائے۔

میرا ایک کتابچہ 'مسلمان خواتین کی دعوتی ذمہ داریاں' کافی پہلے شائع ہوا تھا۔ اس کے دو تین ایڈیشن نکل بھی چکے تھے۔ اس کے بعد اس میں بعض مباحث کا اضافہ کیا گیا تو اس کی ضخامت دوگنی ہوگئی اور یہ کتاب 'مسلمان خواتین کی ذمہ داریاں' کے عنوان سے طبع ہوئی۔ اب اس کا دوسرا ایڈیشن بھی نکل چکا ہے۔

سماج میں خاندان کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ مجھے اپنی تصنیفی زندگی کے آغاز ہی سے اس سے دلچسپی رہی ہے۔ خاندان میں عورت کا رول بہت اہم ہے۔ اس سے متعلق اب تک میری چار کتابیں شائع ہوچکی ہیں۔ ۱۔ عورت۔ اسلامی معاشرہ میں۔ ۲۔ عورت اور اسلام۔ ۳۔ مسلمان عورت کے حقوق اور ان پر اعتراضات کا جائزہ۔ ۴۔ مسلمان خواتین کی ذمہ داریاں۔ ایک کتابچہ 'بچے اور اسلام' بھی چھپ چکا ہے۔ خاندان سے متعلق دو مفصل کتابیں پیش نظر ہیں۔ ان میں سے ایک ہے 'خاندان۔ اسلامی تعلیمات میں'۔ آج سے دس بارہ سال قبل اس کے بیشتر ابواب چھپ چکے ہیں، بعض غیر مطبوعہ بھی ہیں۔ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ ابواب کی تفصیل یہ ہے۔

نکاح اور اس کی اخلاقی اور قانونی حیثیت، عورت اور مرد کا اختیار اور آزادی، مہر، نظام نفقات (بیوی، بچوں، والدین اور خاندان کے دیگر افراد کا نفقہ) رضاعت، حضانت (غیر مطبوعہ) تعلیم و تربیت (بیوی بچوں اور دیگر متعلقین کی، طلاق اور اس کے مسائل، خلع اور اس کے احکام، وراثت (اس کی صرف ایک قسط شائع ہوسکی ہے) حجاب اور اس کے شرعی حدود۔ ان میں سے بعض مضامین ایک سے زیادہ قسطوں میں شائع ہوئے ہیں۔

دوسری کتاب ہے والدین کی ذمہ داریاں اور ان کے حقوق۔ اس میں والدین کی اخلاقی اور قانونی ذمہ داریاں اور ان کے شرعی اور اخلاقی حقوق، قرآن حدیث اور فقہ کی روشنی میں تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔ ذمہ داریوں والی بحث ماہنامہ الفرقان لکھنو کی پانچ قسطوں میں چھپی ہے اور حقوق سے متعلق مضامین ماہنامہ زندگی رام پور کی پانچ قسطوں میں آئے ہیں۔

خاندان سے متعلق بحث کے ذیل میں ایک طویل مضمون میں نے خاندان کی ضرورت اور اہمیت پر لکھا تھا۔ اس کا کچھ حصہ عورت۔ اسلامی معاشرہ میں شامل بھی ہے۔ یہ پورا مضمون 'اسلام کا عائلی نظام' کے عنوان سے پاکستان سے شائع ہوچکا ہے۔ اس کی اطلاع مجھے ابھی چند ماہ قبل ہوئی۔

خاندان سے متعلق ان کتابوں کی تکمیل میں بظاہر ابھی کچھ وقت لگے گا۔ اس لیے کہ اس سے پہلے کمزور طبقات سے متعلق زیر ترتیب کتاب کی تکمیل پیش نظر ہے۔ اس کا بڑا حصہ رسائل میں چھپ چکا ہے۔

ہندوستان کی جدید تاریخ کا سیاہ باب یہاں کے فسادات ہیں۔ اس کا سلسلہ ہے کہ رکنے ہی نہیں پاتا۔ گزشتہ پانچ برس کے دوران میں کبھی کبھی میں اس موضوع پر لکھتا رہا ہوں۔ ان مضامین کا ایک مختصر سا مجموعہ 'یہ ملک کدھر جارہا ہے'؟ کے عنوان سے مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی شائع کر رہا ہے۔

بعض کتابوں کا انگریزی اور ہندی میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالٰی اس کی جلد تکمیل اور اشاعت کے اسباب فراہم کرے۔

ادارہ کے رفیق مولانا سلطان احمد اصلاحی کی ایک ضخیم کتاب 'مذہب کا اسلامی تصور' ابھی حال میں ادارہ کے مکتبہ سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں ایک طرف مغرب کے محدود تصور مذہب پر تنقید کی گئی ہے اور دوسری طرف اسلام کے جامع تصور کو مستند انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

موصوف کی کتاب 'مشترک خاندانی نظام' کا پہلا ایڈیشن ختم ہوچکا تھا۔ اب نظرثانی اور حذف و اضافہ کے بعد اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔ اس کی بھی ضخامت دوگنی ہوگئی ہے۔

وحدت ادیان وقت کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ ہندوستان کے سیاق میں تو اس نے اور زیادہ اہمیت اختیار کر لی ہے۔ اس موضوع پر مولانا سلطان احمد اصلاحی صاحب کی کتاب تیار ہے، کتابت اور طباعت کا مرحلہ باقی ہے۔ دعا ہے کہ یہ مرحلہ آسان ہو۔

مولانا محمد سعود عالم قاسمی ادارہ کے تحت 'اسلامی تہذیب اور اس کا مزاج' کے موضوع پر کتاب بہت پہلے مرتب کر چکے تھے۔ اس کی اشاعت بھی پیش نظر ہے۔

کتابت ہو رہی ہے۔

ادارہ کے ایک سابق اسکالر مولوی محمد ادریس فلاحی نے 'انذار و تبشیر' پر اپنا مقالہ ادارہ کو پیش کر دیا ہے۔

ایک اور اسکالر مولوی محمد جرجیس کریمی نے قرآن اور مستشرقین پر مقالہ تیار کیا ہے۔

مولوی مشتاق احمد تجاروی قاسمی نے اسلام کے تصور علم کو موضوع بنایا ہے۔ جلد ہی اس کی تکمیل کی توقع ہے۔

یہ ابھی دو تین سال کے دوران میں لکھے گئے اسکالرس کے طویل مقالات کا ذکر ہے۔ دیگر موضوعات پر ان حضرات کے مضامین اور تراجم رسائل میں چھپتے رہے ہیں۔

طلباء کی علمی و تصنیفی تربیت کا کام جاری ہے۔ اب تک ادارہ میں جن طلباء نے تربیت حاصل کی ہے خدا کا شکر ہے وہ مختلف اداروں اور جامعات سے منسلک ہیں اور کسی نہ کسی علمی میدان میں کام کر رہے ہیں۔ توقع ہے کہ وہ اسلام کی صحیح ترجمانی کے فرائض انجام دے رہے ہوں گے۔ کوشش ہو رہی ہے کہ تربیت کے پروگرام کو زیادہ بڑے پیمانے پر انجام دیا جائے اور اس کے ذریعہ ایسے باصلاحیت نوجوان ابھر کر سامنے آئیں جو دین و ملت کی علمی اور فکری ضرورت پوری کر سکیں۔ یہ بڑا محنت طلب اور صبر آزما کام ہے اور اس کے نتائج بھی ایک طویل عرصہ کے بعد ظاہر ہوں گے۔ اس کی اہمیت ہنگامی کاموں سے کہیں زیادہ ہے۔ لیکن ہنگامی کاموں سے تو ہمارے اندر بہت دل چسپی پیدا ہو جاتی ہے اور اس طرح کے دیر طلب اور صبر آزما کاموں کی طرف توجہ نہیں ہو پاتی۔ اس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔

عہدِ نبوی کے غزوات و سرایا

ڈاکٹر رؤفہ اقبال صاحبہ نے اس تصنیف میں اسلام کے نظریہ جہاد پر اسلامی موقف کی بے لاگ ترجمانی کی ہے اور اس پر کیے جانے والے اعتراضات کا مسکت اور مدلل جواب دیا ہے۔

آفسٹ کی طباعت۔ صفحات ۲۴۷ قیمت ۲۵ روپے

ملنے کا پتا: ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی۔ پان والی کوٹھی۔ دودھ پور۔ علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲